پاکستان کا مسئلہ نمبر ا کرپشن، اسباب اور خاتمہ
(تعلیمات نبوی ﷺ کے آئینے میں)

Curruption Pakistan's No.1 Problem: Causes and Solutions under the teachings of Sunnah.

*پروفیسر ڈاکٹر سید عبدالمالک آغا

Abstract:

The word corruption is very comprehensive. It is the synonym of bribery, demoralization, sinfulness, wickedness, impurity, dishonesty, fraud, falsehood, embezzlement, illegal and criminal, etc. Currently in pakistan government & private sectors, high rank government employees, bureaucracy and political institutions, are involved in different kinds of corruption. Consequently, the economy of the courntry has been effected extremly. Therefore, there is no peace in the counrtry.

CALVIN COOLIDGE said in his speech, in 1923:

"Economy is always a guarantee of peace". (۱)

In this research article it would be searched that how the corruption in the country could be eradicated, in the light of Islamic teachings. So that the economy of the the country can make progress smoothly and easily.

تمہید:

پاکستانی تھنک ٹینک کی اکثریت اس بات پر متفق ہے کہ فی زمانہ مملکت پاکستان کا مسئلہ نمبر ا کرپشن ہے۔ جبکہ بعض ماہرین کے خیال میں اس وقت انرجی کا بحران سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ کچھ تجزیہ نگار دہشت گردی کو وطن عزیز کا سب سے بڑا مسئلہ قرار دے رہے ہیں لیکن اگر گہرائی سے ان بحرانوں کا جائزہ لیا جائے۔ تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے۔ کہ ان تمام مسائل کا سبب کرپشن ہے۔ کیونکہ کرپشن ہی کی وجہ سے نئے نئے بحران جنم لے رہے ہیں۔ اگر پاکستان کی معیشت زبوں حالی کا شکار نہ ہوتی تو انرجی

---

* ڈین فیکلٹی آف ایجوکیشن اینڈ ہیومینٹیز، بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ۔

وغیرہ کا بحران پیدا ہی نہ ہوتا۔ کرپشن ہی کے سبب اس وقت مملکت پاکستان پر اندرونی اور بیرونی قرضوں کا بوجھ ناقابل برداشت حد تک بڑھتا جا رہا ہے۔ انرجی کے بحران کے سبب ملک کی ٹیکسٹائل تباہ ہو چکی ہے۔ کپڑے کے کارخانے ملک سے باہر بنگلہ دیش وغیر میں منتقل ہو رہے ہیں۔ ملک کی آبادی کی اکثریت جو کہ نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ بے روزگار ہے۔ اور ملک سے فرار اختیار کرنے کی راہ تلاش کر رہے ہیں۔ بے روزگاری کے سبب ملک میں طرح طرح کی سماجی برائیاں جنم لے رہی ہیں۔ الغرض کرپشن کے منفی اثرات پاکستانی سماج پر بھی پڑ رہے ہیں۔ اچھے اقدار کا خاتمہ ہوتا جا رہا ہے۔ پیٹ کی آگ ٹھنڈی کرنے کیلئے لوگ ہر جائز و ناجائز کام کر بیٹھتے ہیں۔ خاندانی نظام کا شیرازہ بکھر رہا ہے۔ غربت کے سبب بے شمار مرد اور عورتیں شادی سے محروم ہیں۔ گھروں میں اس وقت کم و بیش لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں جوان لڑکیاں شادی کے منتظر ہیں۔ مگر حالات ان کے حق میں سازگار نہیں ہیں۔ یہی حالت جوان مردوں کی بھی ہے۔ شادی کی شرح میں کمی کے سبب ملک کی افرادی قوت کمزور یعنی کم ہوتی جا رہی ہے۔ ملک کی کمزور معیشت کو سہارا دینے کا واحد ذریعہ افرادی قوت (Man Power) ہی تھا۔ جس کو بھی مختلف بہانوں سے کم اور کمزور کیا جا رہا ہے۔

پاکستان کی مختصر تاریخ میں ایک زمانہ تھا کہ کرپشن کے حوالے سے ملک میں چند محکمے بدنام تھے۔ جیسے محکمہ پولیس اور کسٹم وغیرہ۔ جبکہ اس وقت صورت حال یہ ہے۔ کہ ملک میں کوئی محکمہ یا ادارہ شاید ہی ایسا ہو جو کرپشن سے پاک ہو۔ بیک وقت افراد اور ادارے کرپشن کی کسی نہ کسی شکل میں ملوث نظر آتے ہیں۔ نتیجتاً اس کے انتہائی منفی اثرات ملک کی معیشت اور ترقی پر پڑ رہے ہیں۔ دوسری جانب دلچسپ بات یہ ہے کہ ان کرپٹ افراد اور اداروں کا احتساب بھی نہیں ہو رہا ہے۔ الغرض اس مختصر تمہید کے بعد ضرورت اس امر کی ہے کہ پہلے کرپشن کا مفہوم واضح کیا جائے۔

کرپشن کی تعریف :

کرپشن کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ اس کی کوئی ایک تعریف نہیں کی جا سکتی۔ اس کی صورتیں مختلف ہیں۔ مثلاً رشوت اس کی ایک معروف شکل ہے۔ کرپشن کا معاشی ترقی پر اثرات کے حوالے سے ورلڈ بینک نے کرپشن کی وضاحت یوں کی ہے :

"Corruption is a Complex Phenomenon. Its roots lie deep in bureaucratic and Political institutions, and its effect on development varies with country conditions."(۲)

۱۲جون ۲۰۰۷ء کو یونائیٹڈ نیشنز نے کرپشن کے خلاف اپنے گلوبل پروگرام میں کرپشن کی توضیح کرتے ہوئے اختیارات کا غلط استعمال (Abuse of Power) قرار دیا [۳]

انگلش آکسفورڈ ڈکشنری میں کرپشن کی تعریف یوں کی گئی ہے:

"Dishonest or Fraudulent Conduct by those in power, typically involving bribery the journalist who wants to expose corruption in high places" [۴]

بزنس ڈکشنری میں کرپشن کی تعریف یوں کی گئی ہے:

"Wrong doing on the part of an authority or powerful party through means that are illegitimate, immoral, or incompatible with ethical standard. Corruption of then results from patronage and is in many countries, political problems". [۵]

ان تصریحات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ کرپشن کا مفہوم بہت وسیع ہے۔اس قبیح عمل کا اطلاق افراد واداروں پر ہی نہیں ہوتا بلکہ ملکوں اور بیرونی قوتوں پر بھی ہوتا ہے۔اس کی مختلف شکلیں ہیں۔مثلاً سیاسی کرپشن، عدالتی کرپشن، سرکاری مناصب وذرائع کا کرپشن، سول وبیوروکریسی کرپشن وغیرہ۔

پاکستانی اداروں کا کرپشن:

پاکستان میں اس وقت مختلف ادارے کرپشن میں ملوث ہیں۔اعلیٰ سرکاری افسران کی اکثریت کرپٹ ہے۔اس کا ثبوت یہ ہے کہ ۲۰۱۲ء میں جنگ اخبار میں چیئرمین نیب کی طرف سے ایک بیان شائع ہوا کہ "ملک میں روزانہ ۱۵ارب کی مجموعی کرپشن ہورہی ہے "ملک میں اس وقت اعلیٰ عہدیداروں سے لے کر نچلی سطح تک عام ملازمین بھی اس مرض میں مبتلا ہے۔پاکستان میں اس وقت کرپشن کی چند قسمیں حسب ذیل ہیں:

۱۔ کمیشن کرپشن ۲۔ پرمٹ کرپشن ۳۔ اداراتی کرپشن ۴۔ آڈر کرپشن
۵۔ جنسی کرپشن ۶۔ ٹھیکہ کرپشن ۷۔ لائسنس کرپشن ۸۔ کٹوتی کرپشن
۹۔ پبلسٹی کرپشن ۱۰۔ میڈیا کرپشن ۱۱۔ ٹی وی چینلز کرپشن ۱۲۔ فیس بک کرپشن
۱۳۔ ڈاکٹرز کرپشن ۱۴۔ ادویات کرپشن ۱۵۔ ملاوٹ کرپشن ۱۶۔ سفارش کلچر کرپشن
۱۷۔ انرجی (بجلی وگیس کی چوری) کرپشن ۱۸۔ انجینئرز کرپشن ۱۹۔ ججز ووکلاء کا کرپشن
۲۰۔ محکمہ پولیس کا کرپشن ۲۱۔ ایم پی اے، ایم این اے اور سینٹرز کا کرپشن ۲۲۔ صوابدیدی فنڈ کرپشن
۲۳۔ تعلیمی کرپشن ۲۴۔ ریسرچ کرپشن ۲۵۔ نقل (Cheating) کرپشن ۲۶۔ این جی اوز کرپشن ۲۷۔ ملک میں بیرونی قوتوں کی مداخلت کرپشن ۲۸۔ ٹیکس چوری کرپشن
۲۹۔ جاگیرداری کرپشن ۳۰۔ بیوروکریسی کرپشن ۳۱۔ رشوت کرپشن

۳۲۔ بینکوں سے قرضہ لینے کا کرپشن ۳۳۔ ملازمت کے اوقات اور کام چوری کرپشن
۳۴۔ سپورٹس کرپشن ۳۵۔ اغواء برائے تاوان کرپشن ۳۶۔ ٹارگٹ کلنگ کرپشن
۳۷۔ بھتہ کرپشن ۳۸۔ رعایا کا آپس میں پے مینٹ کرپشن ۳۹۔ بے تحاشا کرنسی نوٹ چھپوانے کا کرپشن ۴۰۔ اسمگلنگ کرپشن ۴۱۔ ملی بھگت کرپشن ۴۲۔ ڈگری کرپشن (۶)

ملک کے مختلف محکموں میں رشوت لی جاتی ہے۔کچھ عرصہ قبل سننے میں یہ بات آئی۔ کہ چھوٹی ملازمتیں بھی فروخت ہوتی ہیں یہ الیکشن سے پہلے کی بات ہے۔علاوہ ازیں حکومت کے خزانے سے پیسہ کسی نہ کسی بہانے سے نکلوانے کو لوگ جائز بلکہ مال غنیمت سمجھتے ہیں۔حالانکہ اسلام میں ایسا کرنا قطعی طور پر حرام ہے۔اسی طرح لوگ گیس اور بجلی کی چوری کو بھی جائز سمجھتے ہیں۔گھروں میں بجلی کے میٹرز میں کاروائی کرتے ہیں تاکہ وہ آہستہ چلے اور بل کم آجائے۔دیہاتوں میں بجلی کی چوری عام ہے۔بے شمار لوگ ایسے ہیں جو گذشتہ تیس سالوں سے بجلی کا بل ادا نہیں کر رہے ہیں۔دیہات کے سکولوں میں آساتذہ ڈیوٹی پر نہیں جاتے ہیں۔اگر کوئی اس پر اعتراض کرے تو اس استاد کا قبیلہ آڑے آجاتا ہے کیونکہ اس استاد کا تعلق اس گاؤں سے ہے جس گاؤں میں اُس کی ملازمت ہے۔اس طرح کی صورت حال میں گاؤں کے بچوں کی تعلیم کا معیار گر جاتا ہے۔ نتیجتاً بہت سارے بچے تعلیم سے رہ جاتے ہیں۔کچھ عرصہ قبل سننے میں یہ بھی آرہا تھا کہ تعلیمی اداروں میں باقاعدہ ڈگریاں فروخت ہوتی ہیں۔یہ محض افواہ ہی نہیں بلکہ حقیقت ہے اور اس کے شواہد موجود ہیں۔ نقل کا رجحان عام ہے تعلیمی اداروں میں۔اِمتحانی سینٹرز بھی باقاعدہ فروخت ہوتے ہیں۔الغرض جس ملک میں تعلیم کی یہ صورت حال ہو وہ کس طرح ترقی کے منازل طے کر سکتا ہے ؟جس ملک میں یکساں نظام تعلیم کا فقدان ہو۔اس ملک کے لوگ کس طرح ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو سکتے ہیں۔

تعلیمی اداروں میں یکساں نصاب تعلیم کا بھی فقدان ہے۔مزید برآں بوقت تقرری اساتذہ کو میرٹ کی بنیاد پر تعینات نہیں کیا جاتا ہے۔کچھ عرصہ قبل جب کسی کو کہیں بھی نوکری نہیں ملتی تھی تو اس کو محکمہ تعلیم میں ٹیچر تعینات کیا جاتا تھا۔حالانکہ یہ ایک پیغمبرانہ پیشہ ہے۔اگر اس پیشے سے ایسے لوگ وابستہ ہو جائیں جو صرف نااہل ہی نہ ہو بلکہ اعلیٰ درجے کے مجرم اور کرپٹ بھی ہوں تو نتیجتاً تعلیم کا معیار کیا ہوگا؟اگرچہ اس وقت ہائر ایجوکیشن کمیشن نے میرٹ بحال کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ لیکن درپردہ اب بھی ملک میں تعلیمی کرپشن کا سلسلہ جاری ہے۔واضح رہے کہ کسی ملک کی ترقی میں تعلیم ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ شعبہ تعلیم پر بھرپور توجہ دی جائے۔اور

رشوت اور کرپشن کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے۔ محکمہ تعلیم کے علاوہ وطن عزیز کے دیگر تمام محکموں میں بھی رشوت اور کرپشن کا بازار گرم ہے۔ مثلاً محکمہ پولیس اور محکمہ کسٹم تو شروع ہی سے اس حوالے سے بدنام تھے جو محکمے اچھی شہرت رکھتے تھے وہ بھی رشوت اور کرپشن کی بیماری میں مبتلا ہو گئے مثلاً پی آئی اے کو لیجئے۔ ایک زمانہ تھا کہ دیگر ممالک کے لوگ بھی اس کی اچھی شہرت اور کارکردگی کی بنیاد پر اس میں سفر کیا کرتے تھے۔ آج پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائن خسارے میں جارہا ہے۔ اس کی وجہ کرپشن ہے۔ اسی طرح ریلوے بھی کرپشن ہی کی وجہ سے ڈوب چکا ہے۔ کراچی اسٹیل مل کرپشن کے سبب تباہ و برباد ہو چکا ہے۔ ملک پر اندرونی اور بیرونی قرضوں کا بوجھ بڑھتا چلا جارہا ہے۔ موجودہ الیکشن سے قبل گذشتہ حکومت نے پانچ سالوں میں جتنا قرضہ لیا۔ وہ ملک کے ذمے ساٹھ سالوں کے قرضے سے بھی زیادہ تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ قرضے کی صورت میں اتنی بڑی خطیر رقم کہاں گئی؟ بلاشبہ مسائل اور مجبوریاں بھی تھیں اور ہیں مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ کرپشن کا بازار بھی گرم تھا۔ اسی طرح ٹیکس چوری کا مسئلہ ہے۔ بااثر لوگ یا تو سرے سے ٹیکس دیتے نہیں ہیں یا پھر بہت کم ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ پاکستان کی تاریخ میں ان بااثر افراد کا محاسبہ آج تک نہیں ہو سکا ہے جو ٹیکس چوری جیسے کرپشن میں ملوث ہیں۔ شوگر ملز کے مالکان بھی اس حوالے سے اچھی شہرت نہیں رکھتے ہیں۔ بی اینڈ آر، پی ڈبلیو ڈی، انکم ٹیکس، اریگیشن اور پٹوار کے محکموں میں کرپشن کی شرح بہت زیادہ ہے۔

کرپشن کے اسباب:

واضح رہے کہ ملک میں ایسے سرکاری ملازمین بھی ہیں۔ جو انتہائی ایمان دار ہیں۔ مجبوری اور ہر طرح کے دباؤ کے باوجود رشوت اور کرپشن کے مرتکب نہیں ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایسے بھی ہیں جو نان شبینہ کیلئے ترستے ہیں مگر صبر و قناعت سے کام لیتے ہیں۔ بدعنوانی نہیں کرتے ہیں لیکن یہ طبقہ اقلیت میں ہے۔ اکثریت ان ملازمین کی ہے جو بدعنوانی کے موذی مرض میں مبتلا ہے، بدعنوانی اور فراڈ کے چند خاص اسباب حسب ذیل ہیں:

۱۔ معاشی تفاوت
۲۔ مسرفانہ غلط رسم و رواج
۳۔ کم تنخواہ و مراعات
۴۔ دولت کی ہوس اور راتوں رات امیر تر بننے کی خواہش۔
۵۔ محاسبہ کا فقدان

ان کرپٹ اعلیٰ وادنی سرکاری ملازمین کو سزا نہیں دی جاتی ہے۔جو سرکاری اہل کار پیشہ وارانہ طور پر کرپٹ ہیں اس کا حل یہ ہے کہ ملازمین کی تمام جائیداد بحق سرکاری ضبط کرلی جائیں اور جو سرکاری کارندے واقعی مجبور ہیں۔ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے تاکہ وہ بامر مجبوری رشوت لینے سے باز رہیں۔نیز ان کی ذہن سازی کی جائے قرآن وحدیث کے تعلیمات سے ان کو باخبر کیا جائے کہ اسلام میں کرپشن اور رشوت گناہ کبیرہ ہے۔اور قیامت کے دن تمام کرپٹ لوگ رب العٰلمین کی عدالت میں پیش ہونگے۔اور اخروی سزا سے نہیں بچ سکیں گے۔

کرپشن کی ایک خاص صورت رشوت ہے جو پاکستان میں عام ہے۔مادہ پرست لوگوں نے ایسے ایسے گر بنا رکھے ہیں اور ایسے ایسے حیلے تلاش کئے ہیں کہ جس کو دیکھ کر انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

رشوت کی تعریف:

مولانا محمود الرشید نے محیط الدائرہ کے حوالے سے رشوت کی اصطلاحی تعریف یوں بیان کی ہے :

الرشوة ما يعطيه الرجل للحاكم أو غيره ليحكم له أو لغيره أو حمله به علي ما يريد [۷]

"رشوت اُس عطیہ کو کہا جاتا ہے، جو انسان کسی حاکم یا غیر حاکم کے حوالے اس وجہ سے کرتا ہے کہ وہ اس کے حق میں فیصلہ دے، یا اس مال کے ذریعہ سے حاکم کو اپنی مراد پر اُبھارے"۔

فرید وجدی نے رشوت کا مفہوم یوں واضح کیا ہے :

ما يعطى للحكام لاكل اموال الناس بالباطل[۸]

"لوگوں کے اموال کو ناجائز طریقوں سے ہڑپ کرنے کیلئے جو مال حکام کو دیا جاتا ہے وہ رشوت ہے۔"

پس معلوم ہوا کہ ہر وہ مال، عطیہ، ہدیہ وتحفہ جو کسی حاکم، اعلیٰ سرکاری افسر، جج یا غیر حاکم کو اس لئے دیا جائے تاکہ اس کے حق میں ہر جائز و ناجائز فیصلہ ہوجائے یا حق کو باطل اور باطل کو حق ثابت کرنے کیلئے دی جائے یا لوگوں کے مال کو ناجائز طریقے سے حاصل کیا جائے یا حاکم اور غیر حاکم کو خوشامد کے طور پر عطیہ دی جائے۔اس کے علاوہ بھی متعدد صورتیں جو رشوت کے زمرے میں آتی ہیں۔رشوت کی یہ تمام صورتیں قرآن وحدیث کی رُو سے قطعی طور پر حرام ہیں۔

قرآن کی رُو سے رشوت:

وَلاَ تَأْكُلُواْ أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُواْ بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُواْ فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ [۹]

"اور آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق مت کھاؤ۔ اور ان کو حکّام کے یہاں اس غرض سے رجوع مت کرو کہ لوگوں کے مالوں کا حصہ بطریق گناہ کے کھا جاؤ اور تم کو علم بھی ہو۔"

محمود آلوسی بغدادی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

۱۔ "لا تلقوا بعضها إلي حكام السوء علي وجه الرشوة"(۱۰)

"بطور رشوت اپنے بعض مال حکام تک مت پہنچاؤ"

۲۔ ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَأْكُلُواْ أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلاَّ أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ“(۱۱)

"اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناجائز طور پر مت کھاؤ۔ لیکن کوئی تجارت ہو جو باہمی رضامندی سے ہو"۔

سید محمود آلوسیؒ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"والمراد من الاكل مايعم الاخذوا لاستيلاء"(۱۲)

"یہاں اکل سے مراد عام ہے جو شامل ہے مال لینے اور غلبہ پانے پر"

امام قرطبیؒ نے اس آیت کی تفسیر یوں بیان کی ہے:

"مالا تطيب به نفس مالكه اوحرمه الشريعة وان طابت به نفس مالكه"(۱۳)

"وہ مال بھی حرام کھاتہ میں جاتا ہے جو اس کے مالک کی رضا کے بغیر حاصل کیا جائے، یا مالک بخوشی اسے دے رہا ہو۔ لیکن وہ چیز اصل شریعت میں حرام ہو"۔

بتصریح رشید رضا:

"اماالباطل فهو مالم تكن فى مقابلة شيء حقيقى فقد حرمة الشريعة اخذ المال بدون مقابلة حقيقة" (۱۴)

"باطل سے مراد یہ ہے، کہ اس مال کے مقابل میں کوئی حقیقی چیز نہ ہو، لہٰذا شریعت نے بغیر حقیقی چیز کے مقابل مال لینے کو حرام قرار دیا ہے"

بقول ابو حیان اندلسیؒ:

"فيدخل فى ذلک الغصب والنهب والقمار وحلوان الكاهن والخيانة والرشاء ومايأخذه المنجمون وكل مالم يأذن فى اخذه الشرع" (۱۵)

"لفظ باطل میں لوٹ مار، جوا، کاہن کی اجرت، خیانت، رشوت، نجومیوں کی اجرت اور ہر وہ شئی جس کی شریعت نے لینے کی اجازت نہیں دی، ان سب کو یہ شامل ہے۔"

بتصریح مولانا عبدالماجد دریاآبادیؒ:

"قرآن مجید کی صرف اس آیت پر آج عمل درآمد ہو جائے، تو جھوٹے دعووں، جعلی کاغذات، جھوٹی گواہیوں، جھوٹے حلف ناموں، اہلکاروں اور عہدیداروں کی رشوت کے ساتھ ساتھ اعلیٰ حکام کی خدمت میں نذر، نذرانوں، قیمتی ڈالیوں، شاندار دعوتوں کا وجود کہیں باقی نہ رہے۔" (۱۶)

مفتی محمد شفیعؒ مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں یوں رقمطراز ہیں:

اس میں کسی کا مال غصب کر لینا بھی داخل ہے، چوری اور ڈاکہ بھی جن میں دوسرے پر ظلم کر کے جبراً مال چھین لیا جاتا ہے، اور سُود، قمار، رشوت، خیانت، دغا، فریب، حیلہ سازی، دھوکہ دہی، سودی لین دین، اور تمام بیوع فاسدہ اور معاملات فاسدہ بھی جواز روئے شرع جائز نہیں، اگرچہ فریقین کی رضامندی بھی متحقق ہو، جھوٹ بول کر یا جھوٹی قسم کھا کر کوئی مال حاصل کر لینا، یا ایسی کمائی، جس کو شریعت اسلام نے ممنوع قرار دیا ہے، اگرچہ اپنی جان کی محنت ہی سے حاصل کی گئی ہو وہ سب حرام اور باطل ہیں (۱۷)۔

حدیث نبوی کی رو سے رشوت:

حقوق کی دو طرح درجہ بندی کی جاسکتی ہے یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد، جو لوگ دوسروں کی مجبوریوں سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور ان سے رشوت لیتے ہیں اس جرم کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ راشی نے لوگوں سے حرام مال لیا۔ ایسے لوگ حدیث کی رو سے رحمت خداوندی سے دور ہیں۔ رشوت لینے اور دینے والے دونوں لعنتی ہیں۔ حضرت امام ترمذیؒ نے باقاعدہ ایک باب باندھ کر ان احادیث رسول اللہؐ کو نقل کیا ہے جس میں رشوت لینے اور دینے والے دونوں کو ملعون قرار دیا ہے۔ (۱۸)

چنانچہ حدیث نبوی ہے:

لعن رسول اللہ علی الراشی والمرتشی والرائش یعنی الذی یمشی بینھما (۱۹)

"رسول اللہؐ نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے اور رائش (دلال) یعنی جو ان دونوں کے درمیان واسطہ بنتا ہو، تینوں پر لعنت کی ہے"۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے:

الراشی والمرتشی فی النار[۲۰]

"رشوت لینے اور دینے والے دونوں جہنمی ہیں"

رشوت کی ایک مضرت یہ ہے کہ فرد یا ملک غیر قوموں سے مرعوب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت انسؓ سے روایت ہے:

قال رسولُ الله مابین قوم یظهر فیهم الربوا الا اخذوا بالسنة ومابین قوم تظهر فیهم الرشا الا اخذوا بالرعب[۲۱]

"سرکار دوعالمؐ نے ارشاد فرمایا جس قوم میں سود پھیل جائے، وہ قوم قحط میں مبتلا کر دی جاتی ہے، اور جس قوم میں رشوتوں کا دور دورہ عام ہو جائے، اس پر رعب ڈالا جاتا ہے"

معجم صغیر طبرانی میں حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کی یہ روایت نقل کی گئی ہے:

قال رسول الله الرشوة فی الحکم کُفر وهی بین الناس سحت[۲۲]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فیصلہ کرتے وقت رشوت لینا دینا کفر ہے، اور عوام الناس کا آپس میں رشوت کا لین دین سحت و حرام ہے"۔

الغرض کرپشن کی ایک معروف شکل رشوت ہے۔ جس کی تمام صورتیں شرعاً حرام ہیں رشوت کے علاوہ سود، جوا، مالی دھوکہ، چوری وغیرہ سب کرپشن کے زمرے میں شامل ہیں۔ عصر حاضر کے معروف عالم دین القرضاوی کے بقول:

الاسلامُ یحرم الرشوة فی ای صورة کانت وبای اسم سمیتَ[۲۳]

"اسلام میں رشوت حرام ہے۔ چاہے کسی بھی صورت میں ہو۔ چاہے کسی بھی نام سے ہو"۔

اسی طرح منشیات کا کاروبار، سمگلنگ، ذخیرہ اندوزی، سڑکوں، پُلوں اور سرکاری عمارتوں کی ناقص تعمیر وغیرہ کرپشن کی مختلف شکلیں ہیں۔ جو شخص ملک کا دشمن ہوتا ہے وہ بھی کرپٹ ہے کیونکہ وہ دشمن سے رشوت لیکر ملک کے راز فروخت کرکے غداری کا مرتکب ہوتا ہے۔ اسی طرح ملکی آمدنی کا دشمن بھی کرپٹ ہے۔ اس لئے کہ وہ ٹیکس چوروں سے رشوت لے کر ملکی آمدنی گھٹاتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کی ترقی میں منفی کردار ادا کرنے والا کرپٹ سمجھا جائیگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ رشوت لے کر نالائق طالب علم کو نقل کروا کر اعلیٰ نمبر دلانے کی کوشش کرتا ہے۔ جس سے بیشتر طلباء میں محنت کا جذبہ کم ہو جاتا ہے اور ملک کو اعلیٰ درجہ کے سائنس دان، ڈاکٹرز اور انجینئرز مناسب تعداد میں نہیں ملتے۔ نتیجتاً ملک ترقی کے

اعتبار سے سست روی کا شکار ہو جاتا ہے۔مزید براں ناجائز ڈگریاں حاصل کرنے والا کرپٹ اور خدا کے ہاں ماخوذ ہے[۲۴]۔

سکول کرپشن:

موجودہ وزیراعلیٰ بلوچستان ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ کے ایڈوائزر عبیداللہ بابت نے چند دن پہلے یہ انکشاف کیا کہ ضلع پشین کے مختلف علاقوں میں کئی درجن سکول ریکارڈ میں تو موجود ہیں۔ان سکولوں کے ملازمین کو باقاعدہ تنخوائیں مل رہی ہیں مگر درحقیقت کہیں بھی کوئی سکول موجود نہیں ہے۔مثلاً موصوف کے بقول صرف برشور میں سرکاری ریکارڈ کی روسے ۵۲ سکول تعمیر ہوئے ہیں لیکن وہاں ایک سکول بھی موجود نہیں ہے۔یہ بدترین کرپشن ہے۔تعلیم کسی بھی ملک کی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔جو لوگ اس محکمے میں بھی کرپشن کرتے ہیں۔وہ ملک دشمن عناصر ہیں اور خدا کے ہاں جواب دہ ہونگے۔

پاکستان کا مسئلہ نمبر ا خیانت:

مفتی محمد تقی عثمانیؒ کے بقول: "ایک زمانے میں یہ بحث چلی تھی کہ پاکستان کا مسئلہ نمبر ایک کیا ہے؟ یعنی سب سے بڑی مشکل کیا ہے جس کو حل کرنے میں اولیت دی جائے حقیقت میں مسئلہ نمبر ا "خیانت" ہے آج امانت کا تصور ہمارے ذہنوں میں موجود نہیں ہے"[۲۵]۔

خیانت کا دوسرا نام کرپشن:

تعلیمات اسلامی کی روسے خیانت کا دوسرا نام کرپشن ہے۔امانت کو ضائع کرنا خیانت ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَخُونُواْ اللهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُواْ أَمَانَاتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ[۲۶]

"اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو کہ تم نے اللہ تعالیٰ سے امانت لی تھی،اور اللہ کے رسول نے تمہیں اس امانت کے بارے میں بتادیا تھا،اس امانت کے خلاف خیانت نہ کرو"۔

قرآن کریم اور احادیث نبوی میں بہت سے نصوص میں امانت کی تاکید کی گئی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤدُّواْ الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا.

"اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ امانتوں کو ان کے اہل تک اور ان کے مستحقین تک پہنچاؤ"

فرمان مصطفیٰ ہے : لا ایمان لمن لا أمانة له[۲۸]

"جس کے اندر امانت نہیں، اس کے اندر ایمان بھی نہیں"۔

پس معلوم ہوا کہ فرمان نبوی کی رو سے امانت ایمان کا لازمی جزء ہے چنانچہ ایک مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ امانت دار ہو اور خائن نہ ہو۔

ملازمت کے فرائض میں کرپشن :

مفتی محمد تقی عثمانیؒ کے بقول :

امانت کا دوسرا مفہوم اس کے علاوہ ہے جس کو عام طور پر لوگ امانت نہیں سمجھتے ہیں، وہ یہ ہے کہ فرض کرو کہ ایک شخص نے کہیں ملازمت اختیار کی ہے، اس ملازمت میں جو فرائض اس کے سپرد کئے گئے ہیں وہ امانت ہیں، ان فرائض کو وہ ٹھیک ٹھیک بجالائے۔ اور جن اوقات میں اس کو ڈیوٹی دینے کا پابند کیا گیا ہے، ان اوقات کا ایک ایک لمحہ امانت ہے، لہٰذا جو فرائض اس کے سپرد کئے گئے ہیں، اگر وہ ان فرائض کو ٹھیک ٹھیک انجام نہیں دیتا، بلکہ کام چوری کرتا ہے تو ایسا شخص اپنے فرائض میں کوتاہی کر رہا ہے، اور امانت میں خیانت کر رہا ہے"۔[۲۹]

وہ تنخواہ حرام ہو گئی :

موصوف نے اس سلسلے میں مزید لکھا ہے :

مثلاً ایک شخص سرکاری دفتر میں ملازم ہے، اس کو اس کام پر لگایا گیا ہے کہ جب فلاں کام کے لئے لوگ تمہارے پاس آئیں تو تم ان کا کام کر دینا۔ یہ کام اس کے ذمہ ایک فریضہ ہے جس کی وہ تنخواہ لے رہا ہے، اب کوئی شخص اس کے پاس اس کام کیلئے آتا ہے، وہ اس کو ٹلا دیتا ہے، اس کو چکر کھلا رہا ہے، تاکہ یہ تنگ آکر مجھے کچھ رشوت دیدے۔۔۔۔۔ آج سرکاری ملازم جس عہدے پر بھی ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ جو شخص میرے پاس آ رہا ہے اس کی کھال اُتارنا اور اس کا خون نچوڑنا میرے لئے حلال ہے۔ یہ امانت میں خیانت ہے، اور وہ اس کام کی جو تنخواہ لے رہا ہے، وہ تنخواہ بھی حرام ہو گئی .[۳۰]

ملازمت کے اوقات میں کرپشن :

ملازمت کے اوقات کا لحاظ رکھنا لازمی ہے۔ ان اوقات میں اپنا ذاتی کوئی کام کرنا یا ان کے دوران غیر حاضر رہنا خیانت ہے جیساکہ تقی عثمانیؒ نے اس کی وضاحت کی ہے :

اسی طرح ملازمت کیلئے یہ طے کیا تھا کہ میں آٹھ (۸) گھنٹے ڈیوٹی دونگا، اب اگر اس آٹھ (۸) گھنٹے کی ڈیوٹی میں سے کچھ چوری کر گیا، اور کچھ وقت اپنے ذاتی کام میں استعمال کر لیا تو جتنا وقت اس نے اپنے ذاتی کام میں استعمال کیا، اس وقت میں اس نے امانت میں خیانت کی، کیونکہ یہ آٹھ (۸) گھنٹے اس کے پاس امانت تھے، اس کیلئے جائز نہیں تھا کہ اب اگر اس وقت میں دوستوں سے باتیں شروع کر دیں یہ امانت میں خیانت ہے۔ اور جتنی دیر خیانت کی اتنی دیر کی تنخواہ اس کیلئے حلال نہیں۔[۳۱]

اس کی حرمت کا سبب یہ ہے کہ ملازمت کے اوقات، ملازمین کے پاس امانت ہیں، ان میں کمی بیشی کرنا گویا ناپ تول میں کمی ہے۔ جیساکہ فرمان الٰہی ہے

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ. الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُواْ عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ. وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ[۳۲]

"ان لوگوں کیلئے دردناک عذاب ہے جو ناپ تول میں کمی کرتے ہیں، جب دوسروں سے وصول کرنے کا وقت آتا ہے تو پورا پورا وصول کرتے ہیں۔ تاکہ ذرا بھی کمی نہ ہوجائے، لیکن جب دوسروں کو دینے کا وقت آتا ہے تو اس میں کم دیتے ہیں اور ڈنڈی مارتے ہیں"۔

ناپ تول میں کمی کا ملازمت کے اوقات پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ مفتی تقی عثمانیؒ نے اس کی وضاحت بھی کی ہے:

ناپ تول میں کمی ہر چیز میں ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص آٹھ گھنٹے کا ملازم ہے۔ اور وہ پورے آٹھ گھنٹے کی ڈیوٹی نہیں دے رہا ہے، وہ بھی ناپ تول میں کمی کر رہا ہے۔ اور اس عذاب کا مستحق ہو رہا ہے، اس کا لحاظ کرنا چاہیے"[۳۳]

سرکاری اشیاء میں خیانت:

ایک سرکاری ملازم جس دفتر میں کام کرتا ہے۔ اس دفتر کا سامان سرکاری ملکیت ہے۔ حکومت کی اجازت کے بغیر اس کو اپنے ذاتی استعمال میں لانا خیانت ہے اور حرام ہے۔ چنانچہ مفتی تقی عثمانیؒ نے اس مسئلے کی بھی وضاحت یوں کی ہے:

"امانت" کے صحیح معنی یہ ہیں کہ کسی شخص نے آپ پر بھروسہ کرکے اپنا کوئی کام آپ کے سپرد کیا، اور آپ نے وہ کام اس کے بھروسہ کے مطابق انجام نہ دیا تو یہ خیانت ہوگی، یہ سڑکیں جن پر آپ چلتے ہیں۔ یہ بسیں جن میں آپ سفر کرتے ہیں۔ یہ ٹرینیں جن میں آپ سفر کرتے ہیں۔ یہ سب امانت ہیں۔ یعنی ان کو جائز طریقے پر استعمال کیا جائے اور اگر ان کو جائز طریقے سے ہٹ کر استعمال کیا جا رہا ہے۔

تو وہ خیانت کے اندر داخل ہے۔ مثلاً اس کو استعمال کرتے وقت گندہ اور خراب کر دیا۔آج کل تو لوگوں نے سڑکوں کو اپنی ذاتی ملکیت سمجھ رکھا ہے۔ کسی نے کھود کر نالی نکالی اور پانی جانے کا راستہ بنا دیا۔ کسی نے سڑک گھیر کر شامیانہ لگا دیا۔حالانکہ فقہاء کرام نے یہاں تک مسئلہ لکھا ہے کہ اگر ایک شخص نے اپنے گھر کا پر نالہ باہر سڑک کی طرف نکال دیا، تو اس شخص نے ایک ایسی فضا استعمال کی جو اسکی ملکیت میں نہیں تھی، اس لئے اس شخص کیلئے سڑک کی طرف پر نالہ نکالنا جائز نہیں، حالانکہ وہ پر نالہ کوئی جگہ نہیں گھیر رہا ہے۔ بلکہ فضا کے ایک حصے میں وہ پر نالہ نکلا ہوا ہے۔[۳۴]

سڑک کا غلط استعمال تو در کنار، ٹھیکیدار حضرات تو سڑک کی تعمیر میں بھی جی بھر کر کرپشن کرتے ہیں۔ کم اور کمزور میٹیریل استعمال کیا جاتا ہے۔اسی طرح سرکاری ٹرانسپورٹ کا لحاظ نہیں کیا جاتا ہے۔غلط استعمال تو عام ہے بلکہ پاکستان میں ایسے کئی واقعات ہوئے ہیں کہ لوگوں نے سرے سے سرکاری گاڑیوں کو غائب کر دیا ہے۔

پانی کا مسرفانہ استعمال :

ملک میں لوگ پانی کی قلت کے باوجود اس کو خوب ضائع کرتے ہیں۔ان کو یہ احساس نہیں ہے کہ پانی کا بلاضرورت مسرفانہ استعمال ملک کیلئے نقصان دہ ہے بلکہ شریعت کی رو سے ممنوع ہے جیساکہ حدیث نبوی ہے :

"عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بسعد وهو يتوضا فقال: ما هذا السرف؟ فقال: افي الوضوء اسراف؟ قال: نعم، وان كنت علي نهر جار"

"پانی کو فضول خرچ کرنے سے بچو، خواہ تم کسی بہتے ہوئے دریا کے پاس کھڑے ہو"۔

بجلی کا بے دریغ استعمال :

بجلی کا مسرفانہ استعمال بھی قومی خیانت ہے۔ مسرفانہ استعمال تو خیر لوگ تو کئی دھائیوں سے بجلی چوری کرتے چلے آرہے ہیں حالانکہ یہ بدترین کرپشن ہے۔

بتصریح محمد تقی عثمانیؒ :

ایک طرف (ملک میں) بجلی کی قلت کا تو یہ عالم ہے، اور دوسری طرف جب کہیں بجلی میسر ہو تو وہاں اس کے بے محابا اور بے دریغ استعمال کا حال یہ ہے کہ اس میں کہیں کمی نظر نہیں آتی، خالی کمروں میں بلب روشن ہیں، پنکھے چل رہے ہیں، اور بسا اوقات ایئر کنڈیشنز بھی پوری قوت کے ساتھ برسر کار ہیں، دن

کے وقت بلاضرورت پردے ڈال کر سورج کی روشنی کو داخلے سے روک دیا گیا ہے، اور بجلی کی روشنی میں کام ہو رہا ہے، معمولی بات پر گھروں اور دیواروں پر چراغاں کا شوق پورا کیا جارہا ہے۔ (۳۶)

سرکاری مقامات اور دفاتر میں جہاں بل کی ادائیگی حکومت کے ذمے ہے، وہاں تو بجلی کا بلاضرورت عام، بے دھڑک اور ظالمانہ ہے۔ بقول موصوف بالخصوص جن مقامات پر بجلی کا بل خرچ کرنے والے کو خود ادا نہیں کرنا پڑتا، وہاں تو بجلی کا استعمال اتنی بے دردی سے ہوتا ہے کہ الامان ! سرکاری دفتروں میں دن کے وقت بسااوقات بالکل بلاضرورت لائٹیں روشن ہوتی ہیں، اور پنکھے اور ائیر کنڈیشنز اس طرح چل رہے ہوتے ہیں کہ ان کا خرچ بہت آسانی سے کم کیا جاسکتا ہے، اس کے علاوہ بعض سرکاری ملازمین اور بہت سے نجی کمپنیوں کے ملازمین کو گھروں پر بھی بجلی کے مفت استعمال کی سہولت حاصل ہوتی ہے وہاں تو "مال مفت، دل بے رحم، کی مثال پوری آب و تاب کے ساتھ صادق آتا ہے۔ (۳۷)

دلچسپ بات یہ ہے کہ راقم کا تعلق ضلع پشین کے ایک گاؤں سے ہے۔ اس علاقے میں سن ۵۷ میں بجلی آئی وہاں ابھی بھی ایسے لوگ ہیں جو سن ۵۷ سے لیکر تاحال بجلی کو استعمال کرتے چلے آرہے ہیں مگر آج تک انہوں نے ایک روپیہ بھی بل ادا نہیں کیا ہے۔ یہ صورت حال صرف اس علاقے کا نہیں ہے بلکہ پاکستان میں کئی ایسے علاقے ہیں کہ وہاں لوگ بجلی کی چوری میں ملوث ہیں۔ حالانکہ یہ بدترین قومی خیانت ہے اور شریعت اسلامیہ کی رو سے قطعی طور پر حرام ہے۔

نتائج : (CONCLUSION)

مذکورہ بالا ناقدانہ جائزے سے حسب ذیل نتائج برآمد ہوئے :

۱۔ پاکستان کا مسئلہ نمبرا واقعی کرپشن ہے۔

۲۔ کرپشن ہی ملک کی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

۳۔ ملک پر اندرونی اور بیرونی قرضوں کا بوجھ ناقابل برداشت حد تک بڑھ گیا ہے۔ اس کا سبب بھی کرپشن ہے۔ نیز ان قرضوں کے استعمال میں بھی کرپشن کا عنصر شامل ہے۔

۴۔ بیوروکریسی، اسٹیبلیشمنٹ، اعلیٰ وادنیٰ سرکاری ملازمین، عوامی نمائندے، این جی اوز، پرائیوٹ کمپنیاں وغیرہ سب کرپشن میں ملوث ہیں۔

۵۔ پاکستان میں ان کرپٹ اداروں اور افراد کا آج تک صحیح احتساب نہیں ہوسکا ہے۔ حالانکہ کرپشن کے خاتمے کا واحد ذریعہ ان مجرموں کا محاسبہ ہے۔

۶۔ پاکستان میں انرجی کا بحران، دہشت گردی، بے روزگاری، مہنگائی، معاشی بدحالی اور بدامنی وغیرہ کا سبب بھی کرپشن ہے۔

حوالہ جات

۱۔ Lewisc. Henry, Best Quotations for all Occations, Fawcett Premier, New York, 1989 , P. 118.

۲۔ http: // www. Worldbank. org

۳۔ http: // europa. eu/Legislation_summaries / fight_against_fraud_against_corruption/133301_en.ht...

۴۔ www. Oxforddictionaries. com/definition/american_english/corruption.

۵۔ www. business dictionary. com

۶۔ محمودالرشید مدوحیؒ، مولانا، رشوت ستانی، مکی مسجد، مکتبہ مکیہ، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور، ۱۹۹۸ء، ص ۴۲۔ ۸۲۔

۷۔ ایضاً، ص ۵۱۔

۸۔ ایضاً، ص ۶۱۔

۹۔ البقرۃ، ۲: ۱۸۸۔

۱۰۔ المرجع السابق، ص ۹۳۔

۱۱۔ النسآء، ۴: ۲۹۔

۱۲۔ المرجع السابق، ص ۱۴۔

۱۳۔ محمودالرشید، مولانا، رشوت ستانی، ص ۴۳۔

۱۴۔ ایضاً

۱۵۔ ایضاً

۱۶۔ ایضاً، ص ۵۴۔

۱۷۔ مفتی محمد شفیعؒ، معارف القرآن، ج ۱، ص ۴۰۴۔

۱۸۔ المرجع السابق، ص ۵۵۔

۱۹۔ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الامارۃ والقضاء، باب رزق الولاۃ وھدایاھُم، ج ۲، ص ۲۰۲۔

۲۰۔ المرجع السّابق، ص ۸۵۔
۲۱۔ ایضاً، ص ۹۵
۲۲۔ ایضاً، ص ۸۶۔
۲۳۔ ایضاً
۲۴۔ ایضاً، ص ۲۵، ۸۷۔
۲۵۔ محمد تقی عثمانیؒ، مفتی، حقوق العباد اور معاملات، ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ، چوک فوارہ، مُلتان، پاکستان، محرم الحرام ۱۴۲۶ھ، ص ۱۱۲۔
۲۶۔ الانفال، ۸: ۲۷۔
۲۷۔ النسآء ۴: ۸۵۔
۲۸۔ احمد بن حنبلؒ، المسند، ج ۳، ص ۱۳۵۔
۲۹۔ محمد تقی عثمانیؒ، مفتی، حقوق العباد اور مُعاملات، ص ۱۸۶۔
۳۰۔ ایضاً، ص ۱۸۶۔ ۱۸۷۔
۳۱۔ ایضاً، ص ۱۸۷۔
۳۲۔ المطففین، ۸۳: ۳۔
۳۳۔ المرجع السّابق، ص ۲۰۸۔ ۲۰۹۔
۳۴۔ ایضاً، ص ۲۱۱۔ ۲۱۲۔
۳۵۔ ایضاً، ص ۲۱۳۔
۳۶۔ ایضاً، ص ۲۱۳۔ ۲۱۶۔